REGD-E.P.NO 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر

ہفت روزہ
قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم - اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷/½ روپے
فی پرچہ ۲ ۰ /

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۴ | ۱۴ ر وفا ۱۳۳۴ ہش - مطابق ۱۴ ر جولائی ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۶

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ڈین ہیگ ۲۵ جون۔ حضور نے فرمایا:- زیورچ میں تو صحت بڑی تیزی سے ترقی کر رہی تھی۔ مگر ہالینڈ میں آکر ترقی رک گئی ہے۔ سوئٹزر لینڈ اور جرمن کی آب و ہوا صحت کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی مگر اس جگہ کی نہیں۔ ڈاکٹروں نے چونکہ آرام پر زور دیا ہے۔ اس لئے اب لنڈن جا کر دیکھیں گے کہ وہاں کیا اثر ہوتا ہے۔ یہاں تو کوئی اچھا فرق نہیں پڑا۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

لنڈن ۲ جولائی (۱) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں لمبے سفر کی وجہ سے حضور کوفت محسوس کرتے رہے ویسے عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ (۲) (تار منجانب امام مسجد لنڈن) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہلبیت و خدام ڈین ہیگ سے بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں مقامی جماعت کا حباب حضور کے خیر مقدم کیلئے کشتیوں پر آئے ہوئے تھے۔ بندرگاہ سے مسجد لنڈن تک کا فاصلہ حضور نے معہ قافلہ چھ کاروں میں طے کیا۔ استقبال کرنیوالے احباب کو حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔

فیصلہ راولپنڈی پر ایک نظر

(۳)

اگرچہ ڈسٹرکٹ جج لائلپور کے فیصلہ (جسے گذشتہ اشاعت میں درج کیا جا چکا ہے) کے بعد یہ امر بپایۂ ثبوت پہنچ چکا ہے کہ فیصلہ زیر نظر نہ صرف حقائق اور ہائی کورٹوں کے فیصلہ جات کے مخالف ہے۔ بلکہ گذشتہ قسط میں ہم نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ یہ عقل سلیم اور پاکستان میں رائج الوقت قوانین کے بھی خلاف ہے۔ اب اس قسط میں اسی سلسلہ میں مزید بعض امور کی وضاحت کی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینے کا مقصود

۱۹۵۳ء سے احرار و جماعت اسلامی وغیرہ کی مساعی کے نتیجہ میں قتل و غارت ہوا۔ ناکردہ گناہ اشخاص کے خون سے ہولی کھیلی گئی۔ اور یہ مساعیٔ شنیعہ عرصۂ دراز قبل سے جاری تھیں کیا ان کوششوں کے نتیجہ میں کوئی شیریں پھل اس مملکت کو حاصل ہونا تھا یا بربادی۔ اور مذہب کی آڑ میں گندی سیاست کی کامیابی۔ اور آیا یہ تحریک کہ جماعت احمدیہ ایک غیر مسلم اقلیت قرار پائے ایک نیک تحریک تھی؟ کیا اس کے پنپنے سے مملکت پاکستان کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا تھا یا نہیں ان سب امور پر غور کر لینا از بس مفید ہوگا۔ ایسی ساری کارروائیوں کی چھان بین ایک اعلیٰ درجہ کی عدالت کر چکی ہے۔ جس میں دیئے ہوئے بیانات کا مطالعہ ہی اس امر کے بتانے کے لئے کافی ہے کہ اس نہج میں جو بھی کارروائی ہوگی اس کی تہ میں کیا اغراض کارفرما ہو سکتے ہیں۔

ایس۔ پی سرگودھا کی رائے

اس تحریک کا مقصد بدنظمی اور لاقانونی پیدا کرنا تھا۔ چنانچہ ایس۔ پی سرگودھا احراریوں کی تقریروں کے متعلق اپنی رپورٹ میں لکھا:-

"احراری کارکن امن اور سلامتی کو برباد کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ان کا ظاہری مقصد تو احمدیوں کی مذمت کرنا ہے۔ لیکن اندرونی مقصد یہ ہے کہ بدنظمی اور لاقانونی پیدا کی جائے"۔ (رپورٹ صفحہ ۲۳۸)

ڈپٹی انسپکٹر پولیس کی رائے

ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی۔ آئی۔ ڈی نے اکتوبر ۱۹۵۲ء میں صورت حالات کا خلاصہ ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تحریک آئینی نہیں تھی۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:-

"اضلاع کے جاہل اور ناخواندہ ملاؤں نے جرأت پاکر صوبے کے دور دراز مقامات پر بھی احمدیوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ تحریک آئینی نہیں ہے اور اس کے پھیلانے کے لئے قابلِ اعتراض طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں"۔ (رپورٹ صفحہ ۱۱۶)

گورنر پنجاب کی رائے

گورنر پنجاب نے عدالت میں بتایا کہ:-

"یہ یقین کیا جاتا ہے اور غالباً صحیح بھی ہے کہ احراری ہر دلعزیزی حاصل کرکے اپنے سیاسی مقصد کے پیش نظر کے لئے ختم نبوت کی تحریک سے کام لینا چاہتے ہیں"۔ (رپورٹ صفحہ ۲۲۸)

حکومت پنجاب و سرحد کی رائے

وزیراعلیٰ پنجاب نے ۱۹۵۲ء میں کہا کہ "احمدیوں کو علیحدہ اقلیت قرار دینے کے لئے کوئی دلیل مجاز نہیں"۔ (رپورٹ صفحہ ۱۳۱)

فروری ۱۹۵۲ء میں حکومت پنجاب و صوبہ سرحد کے نمائندوں کا اجلاس ہوا۔ جس کے متعلق فاضل جج لکھتے ہیں:-

"پنجاب کے نمائندوں کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ مرکزی حکومت کو بتا دیں کہ حکومت پنجاب کی رائے میں مطالبات غیر معقول ہیں اور سختی سے ان کی مزاحمت ہونی چاہیئے"۔ (رپورٹ صفحہ ۱۳۱)

اس اجلاس میں وزیر مال مسٹر محمد حسین چٹھہ نے کہا کہ "حکومت پنجاب کی رائے یہ ہے کہ وہ تحریک کے آگے جھک نہیں سکتی ..... خان عبدالقیوم خاں نے پنجاب کے خیالات کی حمایت کی اور کہا کہ تحریک کو کچل دینا چاہیئے خواجہ شہاب الدین صاحب نے تائید کی اور کہا کہ حکومت کو ایک قطعی غلط مسئلہ پر ملاؤں کے آگے نہیں جھکنا چاہیئے"۔ (۳۴۸)

۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کو مرکزی حکومت نے حکومت پنجاب کو اپنا یہ فیصلہ بھجوایا:-

"احمدی ہوں یا پاکستانیوں کا کوئی دوسرا طبقہ ہو اس کو اس کی خواہشات کے خلاف اقلیت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ امر حکومت کے فرائض میں داخل نہیں ہے کہ وہ کسی گروہ کو زبردستی اقلیت بن جانے پر مجبور کرے"۔ (صفحہ ۱۴۹)

مرکزی حکومت کی رائے

مرکزی حکومت نے اپنے سرکاری اعلان میں لکھا:-

"ان لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کریں۔ اور پاکستان کے استحکام کے متعلق

(باقی صفحہ ۶ پر)

کلام امام الزمانؑ

"جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است"

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است (۱) خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش (۲) در ہر مکان ندائے جمالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم (۳) یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است (۴) ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

ترجمہ۔ (۱) "میری جان اور دل محمدؐ کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک محمدؐ کی آل کے کوچہ پر نثار ہے (۲) میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور ہوش کے کانوں سے سنا ہے کہ ہر ایک مقام میں محمدؐ کے جمال کی گونج ہے (۳) یہ جاری چشمہ جو میں لوگوں کو پلا رہا ہوں محمدؐ کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔ (۴) یہ میری آگ آنحضرتؐ کی محبت سے روشن شدہ ہے۔ اور یہ میرا پانی محمدؐ کے مصفا پانی سے حاصل شدہ ہے۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے داتا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات

مولانا مودودی اصلی روپ میں

تمام پارٹیوں کی جو کنونشن منعقد ہوئی۔ اور جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء میں مغربی پنجاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات برپا ہوئے اور مارشل لاء لگایا گیا۔ اس کنونشن کے متعلق مولانا مودودی احرار کا رویہ یوں بیان کرتے ہیں:-

" دو باتیں میرے سامنے بالکل عیاں ہوگئیں۔ ایک یہ کہ احرار کے سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں ہے۔ بلکہ نام اور سہرے کا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کی جان و مال کو اپنی اغراض کے لئے جوئے کے داؤ پر لگا دینا چاہتے ہیں....

... خدا اور رسول کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہو سکتے۔"

مولانا! سوال یہ ہے کہ الساکت عن الحق کون ہوتا ہے؟ آپ کیوں خاموش رہے اور مسلمانوں کو تباہ ہونے دیا۔ بلکہ گورنر کی مساعی برائے قیام امن میں امداد دینے سے آپ نے صاف انکار کر دیا؟ کیا صاف ظاہر نہیں کہ آپ کے سامنے بھی سوال ذاتی اور جماعتی خود غرضیوں کا تھا؟

جب جماعت احمدیہ کے اموال اور جان اور عزت شدید خطرہ سے دوچار تھے اور قتل و غارت اور آتش زنی زوروں پر تھی اور ظاہراً جماعت کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا گیا تھا۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے میری تائید کے لئے دوڑے آرہے ہیں۔ اس نے چالیس سال تک مجھے کبھی نہیں چھوڑا۔ وہ اب مجھے کیوں چھوڑ دیگا۔ اور ایسا ہی وقوع پذیر ہوا۔ خلاف توقع جلد ہی مارشل لاء لگایا گیا۔ کابینہ تبدیل کر دی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی جماعت کے ایمان و ایقان کا اندازہ حضور کے ان اقوال اور جماعت کے صبر و استقلال سے ہوتا ہے اور بقول مولانا مودودی

" خدا اور رسولؐ کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہو سکتے۔"

مولانا مودودی اور احراری اللہ تعالیٰ کی تائید سے محروم رہے اور جماعت احمدیہ کو تائید الٰہی حاصل ہوئی اور ناکامی کا یہ نتیجہ خود مولانا مودودی کو اس تحریک کے آغاز میں ہی نظر آرہا تھا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ذات پات توڑ کر شادیاں

مرکزی وزیر رسل و رسائل بابو جگجیون رام نے گوالیار میں اچھوتوں کی ایک لیگ کے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ذات پات کو ختم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ذات پات توڑ کر شادیاں کی جائیں۔ ماضی میں ہندوستان کے زوال کی بڑی وجہ ذات پات کا ہی سسٹم تھا۔ یہ امر شرمناک ہے کہ آج بھی ملک کے کروڑوں اشخاص کو اچھوت سمجھا جاتا ہے ان کی تذلیل کے علاوہ نام نہاد اعلیٰ جاتیوں کے افراد کو زوال آیا ہے۔ چھوت چھات کو صرف قانون کے ذریعہ ختم نہیں کیا جا سکتا۔

(خلاصہ از پرتاپ ۵۵-۷-۲)

خدا کرے ہمارا ملک سماجی لحاظ سے بھی ترقی کر کے بہترین بن جائے۔ لیکن ایسی حالت دیکھ کر حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے لئے بے اختیار دعائیں نکلتی ہیں جس نے پونے چودہ سو سال پہلے اونچ نیچ کے امتیاز کو عرب میں مٹا کر مساوات قائم کر دی۔ اپنی شریف و اعلیٰ خاندان کی پھوپھی زاد بہن کی شادی ایک غلام سے کر دی اور ایک غلام کو کمانڈر مقرر کیا اور اعلیٰ شریف زادے ان کے زیر کمان رکھے اس قابل قدر تعلیم و عمل کے نتیجہ میں دیگر اقوام میں بھی روح مساوات پیدا ہو رہا ہے۔ ایسے عمل کی امریکہ و بھارت کے بڑے سے بڑے مذہبی اور سیاسی رہبروں سے پونے چودہ سو سال بعد موجودہ ترقی اور نئی روشنی کے زمانہ میں بھی توقع نہیں کی جا سکتی۔

اس کے علاوہ بیسیوں امور میں اب دنیا عملی طور پر اسلام کے اصولوں کو اپنانے پر مجبور ہو رہی ہے فالحمد للہ علی ذالک۔

کلام سید الانامؐ

(۱) حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے روز اچھے اخلاق سے زیادہ کسی کام کا ثواب نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ بے حیائی کو اور فضول باتیں کرنے والوں کو نہایت ناپسند کرتا ہے۔ (ترمذی)

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ بہشت میں جانے کا سب سے بڑا ذریعہ کیا ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ جب آپ سے دوزخ میں داخل ہونے کا بڑا ذریعہ پوچھا گیا تو فرمایا پیٹ اور شرمگاہ۔ (ترمذی)

قادیان کے احمدی اور شرنارتھی

پرشارتھی سیوک سبھا قادیان (گورداسپور) نے اس میموریل کی ایک نقل اشاعت کے لئے دفتر "ریاست" میں بھیجی ہے جو اس سبھا نے ہندوستان کی مرکزی گورنمنٹ کو بھیجی اس میموریل میں خواہش کی گئی ہے۔ کہ قادیان کی احمدی جماعت کو وہ جائیداد واپس نہ کی جائے جس پر شرنارتھی ۱۹۴۷ء سے قابض ہیں اور جس کو خالی کرنے کے لئے حکومت نے ابھی حال میں حکم دیا ہے۔

قادیان کے احمدیوں کی پوزیشن یہ ہے کہ جب ۱۹۴۷ء میں فسادات ہوئے تو ان کا زیادہ حصہ قتل و خونریزی اور غنڈہ پن سے خوفزدہ ہو کر پاکستان چلا گیا۔ مگر دو سو کے قریب احمدیوں نے جن کو اب جان نثار درویش کہا جاتا ہے اپنی جان کی پروا نہ کرتے اور بڑے سے بڑے خطرہ سے بے نیاز ہوتے ہوئے فیصلہ کیا کہ یہ اپنے اس مذہبی ہیڈ کوارٹر کو نہ چھوڑیں گے۔ کیونکہ یہاں ان کے بانیٔ مذہب حضرت مرزا غلام احمد اور دوسرے مذہبی لیڈروں اور مشاہیر کے مقبرے اور تاریخی یادگاریں ہیں۔ چنانچہ دو سو جان نثار درویش پاکستان نہ گئے اور انہوں نے اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے ہر خطرہ کو لبیک کہا۔ حالانکہ اس زمانہ میں مشرقی پنجاب میں مسلمان ہونا یا مسلمان کہلانا ایک سنگین جرم تھا جس کی سزا غنڈوں کے ہاتھوں قتل اور خونریزی سے کم نہ تھی۔ یہ واقعات تو ۱۹۴۷ء کے ہیں۔ اس کے بعد جب اس صوبہ میں کچھ سکون اور امن ہوا تو یہاں کی احمدی جماعت نے حکومت سے درخواست کی کہ ان کی جائیداد (جس پر شرنارتھی قابض ہیں) اور روپیہ (جو بنکوں میں جمع تھا) ان کو واپس کیا جائے۔ چنانچہ احمدیوں کی بہت بڑی جدوجہد کے بعد مرکزی گورنمنٹ نے حکم دیا کہ چونکہ یہ روپیہ اور جائیداد ایک مذہبی ٹرسٹ کی ملکیت ہے، یہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں، اس جائیداد کو کسٹوڈین کے قبضہ میں لینا خلاف انصاف ہے۔ گورنمنٹ کے اس حکم سے بنکوں نے تو روپیہ ادا کر دیا۔ مگر وہ شرنارتھی جو اس جائیداد پر قابض ہیں اس مقبوضہ جائیداد کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور یہ میموریل بھی اس غرض کے لئے ہی گورنمنٹ کو بھیجا گیا ہے کہ یہ جائیداد کسٹوڈین پراپرٹی قرار دی جائے اور جائیداد کو شرنارتھیوں سے خالی نہ کرایا جائے۔

احمدیوں کی اس جائیداد کے متعلق بہت بڑا سوال اصول کا ہے مثلاً ایک مسلمان کرنال کا رہنے والا تھا جو ۱۹۴۷ء کے فسادات سے خوفزدہ ہو کر بمبئی چلا گیا۔ یہ کبھی بھی پاکستان نہیں گیا اور ہمیشہ ہی ہندوستان میں رہا تو اگر یہ مسلمان آج اپنے وطن کرنال جا کر وہاں اپنی جائیداد میں آباد ہونا چاہتا ہو تو کیا اس شخص کو صرف مسلمان ہونے کے جرم اور اس کے اپنی جان بچا کر بمبئی چلے جانے کے گناہ کی سزا یہ دی جا سکتی ہے۔ کہ اس کی جائیداد واپس نہ کی جائے اور اسے کہا جائے کہ کرنال میں قدم نہ رکھو یا اگر ۱۹۴۷ء کے فسادات سے خوفزدہ ہو کر درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے تمام سجادہ نشین، مجاور اور جاروب کش دہلی سے بھاگ جاتے۔ اور کوئی شخص بھی اس درگاہ میں نہ رہتا تو کیا اس درگاہ یعنی ایک مذہبی معابد کو کسٹوڈین کی ملکیت میں دیا جا سکتا تھا یعنی اگر ان دونوں صورتوں میں کسٹوڈین کو جائیداد پر قبضہ کرنے کا حق حاصل نہیں تو پھر قادیان کی احمدی جماعت جو خالص مذہبی جماعت ہے کی جائداد کیونکر کسٹوڈین کے قبضہ میں رہ سکتی ہے۔ اور کیوں اسے واپس نہ کیا جائے جب کہ احمدی جماعت کے لئے قادیان کی وہی پوزیشن ہے۔ جو سنیوں کے لئے درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کی اور قادیان میں تو دو سو کے قریب احمدی اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر ثابت قدم اور موجود رہے۔

قادیان کے شرنارتھیوں کے ساتھ ہر شریف انسان کو ہمدردی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ لوگ صاحب جائیداد تھے اور تباہ ہو کر پاکستان سے ہندوستان آئے اور ان کو ناقابل برداشت اور ناقابل بیان مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر ان شرنارتھیوں کی امداد کی صورت یہ ہے۔ کہ ہندوستان سے پاکستان جا چکے مسلمانوں کی جائیداد میں سے ان کو جائیداد دی جائے اور حکومت ان کی کسٹوڈین کے فنڈ میں سے نقد روپیہ کی امداد کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ حکومت اور قادیان کے شرنارتھی دونوں اس مسئلہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں اور احمدی جماعت کی جائیداد ان کو واپس کی جائے کیونکہ احمدی جماعت مذہبیاً ہر اس حکومت کی وفادار ہے جو حکومت برسر اقتدار ہو یعنی یہ لوگ حکومت کے

خطبہ جمعہ

سورۃ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے وہ گُر بیان کئے ہیں جن سے کمیونزم اور کیپٹلزم کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۰؍ جون ۱۹۵۵ء بمقام زیورک

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں کئی جمعوں سے

سورۃ فاتحہ

کے متعلق یہ بیان کر رہا ہوں۔ کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے وہ گر بیان کئے ہیں۔ جن سے کیپٹلزم اور کمیونزم کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے آج بھی اس سلسلہ میں ایک کڑی میں نے بیان کرنی تھی۔ لیکن چونکہ اس کے کہ ہم سفر کی تیاری کر رہے ہیں۔ طبیعت میں کچھ پریشانی سی ہے۔ اس لئے وہ سارے پہلو میں بیان کرنا چاہتا تھا۔ بیان نہیں کرتا۔ صرف مختصراً کہہ دیتا ہوں۔ آج

مالک یوم الدین

والا حصہ ہے۔ دنیا میں حکومت کی بڑی غرض یہی سمجھی جاتی ہے۔ کہ وہ ہنگامہ اور حالات (Emergency) میں کام آئے عام حالات میں افراد خود اپنا انتظام کر لیتے ہیں۔ حکومت کا کام یہی ہوتا ہے کہ جب ایک جتھہ اور گروہ یا ایک قوم کوئی شرارت کرے۔ تو اس وقت اس کو سنبھالے لیکن عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ حکومت ایسے کام سے عہدہ برآ نہیں ہوتی۔ مثلاً ۵۳ء میں ہی دیکھو کہ

احمدیوں کے خلاف

شورش ہوئی۔ انکوائری کمیشن کے سامنے جب رپورٹیں آئیں۔ تو ہمیں یہ معلوم ہوا۔ کہ بعض افسر جن پر ہم بدظنی کر رہے تھے انہوں نے بعض کو بچایا تھا۔ اور وقت پر گورنمنٹ کو توجہ دلائی تھی۔ اور بعض افسر جن پر ہم حسن ظنی کر رہے تھے۔ ان کے متعلق معلوم ہوا کہ انہوں نے ذمہ واری کو نہیں سمجھا۔ اور وقت پر اس کے تدارک کی فکر نہیں کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بیان کیا ہے کہ

الٰہی حکومت

ہی الحمد کی مستحق ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ وہ مالک یوم الدین ہوتی ہے۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ لیکن میں ایک پہلو کو لیتا ہوں۔ یوم الدین کے لفظی معنے تو جزا اور سزا کے وقت کے مالک کے ہیں۔ لیکن

اصل مطلب

یہ ہے۔ کہ قومی یا مجموعی خرابی یا مجموعی طور پر اچھے کام کے ابتدا اور فیصلہ کے وقت انفرادی واقعات تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ان کے رہ گئے یا ان کو بڑا دینے سے نہ گورنمنٹ ڈرتی ہے۔ نہ اس بیان کا کوئی بوجھ ہوتا ہے۔ اصل میں قومی واقعات ہی ایسے آتے ہیں جنہیں یوم الدین کہنا چاہیئے۔ ایسے وقت بعض دفعہ گورنمنٹ ڈر جاتی ہے۔ کہ پبلک ہم سے کل پوچھے گی۔ یا بعض دفعہ وہ جزا دینے سے کوتاہی کر جاتی ہے۔ کیونکہ جزا اس کی طاقت سے بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔

دنیوی حکومتیں

جزا سزا کے دن کی جج تو ہوتی ہیں مالک نہیں ہوتیں۔ خدا تعالیٰ جب جزا اور سزا دیتا ہے تو اسے کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔ وہ مجبور نہیں ہوتا کہ کسی کو جزا دے یا سزا دے۔ لیکن ایک جج ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عام عقل یہ کہتی ہے کہ کوئی قوم جو مجرم ہو وہ کسی وقت پکڑی جاتی ہے تو کل کو وہ پھر شرارت کرے گی جب

مکہ فتح ہوا

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کو یہ کہہ کر معاف کر دیا۔ کہ لا تثریب علیکم الیوم۔ اب یہ لا تثریب علیکم الیوم والا سلوک ایک جج نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عام عقل یہ کہتی ہے۔ کہ کوئی قوم جو مجرم ہو جب وہ کسی وقت پکڑی جائے۔ تو اسے سزا دینی چاہیئے۔ ورنہ کل وہ پھر شرارت کرے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم تو مالک ہیں۔ دنیوی حکومتیں اس لئے مجبور ہیں۔ کہ اول تو وہ مالک نہیں۔ دوسرے انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ کل کو کیا ہو جائے گا۔ اگر آج عفو کر دیا۔ تو ممکن ہے کل شرارت ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم مالک ہیں۔ آج کے دن کے بھی۔ اور جب کل آئے گا۔ تو ہم مالک ہیں کل کے دن کے بھی۔ ہمیں یہ ڈر نہیں کہ کل کو یہ لوگ

اپنی شرارت میں کامیاب

ہو جائیں گے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب مکہ فتح ہوا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں سے فرمایا کہ لا تثریب علیکم الیوم

ظاہری عقل

نے کہا کہ آپ نے بڑی نادانی کی ہے۔ وہ قوم جو تیرہ سال سے تکلیف دے رہی تھی اور جس کی شرارتیں متواتر چلی آ رہی تھیں۔ آج وہ اتفاقاً قابو آ گئی ہے۔ اور یہ اسے معاف کر رہے ہیں۔ کل کو اگر پھر انہوں نے شرارت کی۔ تو پھر کیا ہوگا۔ چنانچہ

عملی نمونہ

بھی خدا تعالیٰ نے دکھلا دیا لا تثریب علیکم الیوم کہلانے والا بھی مالک تھا۔ اس لئے جو خرابیاں اس کے نتیجہ میں عقلی طور پر پیدا ہو سکتی تھیں۔ وہ بھی پیدا نہ ہوئیں چنانچہ بعد میں مکہ والوں کی طرف سے پھر شرارتیں ہوئیں اور مسلمان ایسی جگہ پر پھنس گئے۔ کہ ان کا نکلنا مشکل ہو گیا۔ مکہ کے لوگ شدید دشمن ہو گئے۔

ابوسفیان

ریہ ایک اور شخص ہے جو مکہ کا رئیس تھا) بیان کرتے ہیں۔ کہ میں ہر وقت یہ سوچتا تھا۔ کہ کوئی موقعہ پیش آئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے مل گئے تو میں نے کہا۔ اب میرا موقعہ آیا ہے۔ اب میں آپ کو قتل کر دوں گا۔ لیکن جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اور آگے آؤ۔ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا خدا تعالیٰ تمہارے دل کو صاف کرے۔ اور تمہارے سینہ سے تمام بغض اور کدورتیں نکال دے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میرے اندر ایک تبدیلی پیدا ہو گئی۔ حالانکہ میں گھر سے اس نیت سے نکلا تھا۔ کہ موقعہ مل جائے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں گا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے میرے سینہ پر ہاتھ رکھ کر یہ فرمانے سے ایک طوفان تھا۔ جو میرے دل میں اٹھا۔ اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔

اب دیکھو

لا تثریب علیکم الیوم

کہلوانا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ مگر کہلوانے والا بتاتا ہے کہ ہم آج بھی مالک ہیں اور کل بھی مالک ہیں۔ اگر پھر یہ قوم شرارت کرے گی تو تب بھی ہمارے ہاتھ سے تو نہیں نکل گئی۔ بعض دفعہ چور مارتے ہیں۔ تو پیچھے سے پولیس گولی چلا دیتی ہے۔ اور بعض لوگ مارے جاتے ہیں حالانکہ وہ موت کے قابل نہیں ہوتے۔ گولی صرف اس لئے پولیس چلاتی ہے۔ کہ وہ بچ کر نہ نکل جائیں۔ اور ملک والے اس کے خلاف شور نہ کر دیں۔ اور یہ نامناسب ہے۔ لیکن اگر

پولیس بھی

مالک یوم الدین کی قائمقام ہوتی تو کہتی کیا ہے۔ کل کو وہ پکڑے جائیں گے۔ پھر وہ گولی نہ چلاتی۔ تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے لا تثریب علیکم الیوم کہلوایا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جان کو ظاہری عقل کے ماتحت خطرہ میں ڈلوا دیا۔ کہ اتنی لمبی لڑائی کے بعد محمد رسول اللہ غالب ہوئے فاتح ہوئے دشمن کی قوم کو شکست پہنچی۔ گردنیں نیچی ہو گئیں۔ اور رسول اللہ کے سامنے وہ لوگ ذلیل ہو گئے۔ اور دلوں میں بغض پیدا ہوا۔ کہ اب اگر یہ قابو آ جائیں۔ تو پھر تو نہیں چھوڑیں گے۔ اور آ گئے قابو۔ یہ بھی نہیں کہ قابو نہ آئے۔ تو پھر بھی کہتے۔ کہ اتفاق حسنہ ایسا ہوا۔ کہ قابو نہیں آئے۔ مگر باوجود قابو آنے کے پھر مالک یوم الدین نے چھوڑ دیا۔ اور لا تثریب علیکم الیوم کے حکم کو جائز قرار دے دیا۔ اور رحم نے جو مالکیت کے لحاظ سے معاف اور رحم کیا تھا۔ اس کے جو بداثرات پیدا ہو سکتے تھے۔ ان کا بھی ہم نے ازالہ کر دیا۔

پھر اگر دنیوی حکومتیں کریں کہ بعض دفعہ مثلاً

نادر شاہ

جب دلی میں آیا۔ تو اس نے قتل عام کا حکم دے دیا۔ ہندوستان کی حکومت اگر انگریز کے ہاتھ سے نکلی۔ تو سب سے بڑی ذمہ داری جنرل ڈوائر پر تھی۔ اگر جنرل ڈوائر کا جلیانوالہ باغ کا واقعہ نہ ہوتا۔ تو ہندوستان سے شاید اتنی جلدی انگریز نہ نکل سکتے تھے۔ اس نے تمام ہندوستانیوں کے دلوں میں

انگریز کے خلاف

اتنا بغض بو دیا۔ کہ اس کی کوئی حد نہیں تھی۔ اگر جنرل ڈوائر بھی مالک یوم الدین کی حیثیت میں ہوتا لیکن وہ مالک یوم الدین کی حیثیت میں نہیں تھا۔ وہ تو ماتحت تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ اگر میں نے ان کے ساتھ کوئی عفو کیا۔ اور کل کو انہوں نے کوئی شرارت کی۔ تو گورنمنٹ مجھے پکڑے گی اگر مالک یوم الدین کی حیثیت میں ہوتا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سلوک کروایا تھا۔ وہ سلوک کرتا۔ اور اس سختی کے وقت میں بھی ہندوستانیوں سے اتنی ذلت کا سلوک نہ کرتا۔ تو ان کے دل میں وہ بغض پیدا ہوتا۔ جس کے نتیجہ میں ہندوستان انگریز کے ہاتھوں سے بھی نکل گیا۔

تو مالک یوم الدین میں بتایا۔ کہ یہ بھی

ایک طریقہ

ہے جس سے الحمد حاصل ہوتی ہے اگر کوئی حکومت مالک یوم الدین ہو کر ہے جس طرح خدا تعالیٰ مالک یوم الدین ہو کر حکومت کرتا ہے۔ تو پھر عوام الناس میں اور پبلک میں اردگرد کے لوگوں میں بغض پیدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تعریف پیدا ہوتی ہے دیانتداری پر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالات سفر

از مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

(۳)

یکم جون صبح ہم لوگ تیار ہو کر زیورک کے لئے روانہ ہوئے۔ پہلے جنیوا کے بازار گئے جہاں حضور نے کچھ سامان خریدا۔ اور دس بجے ہم لوگ جنیوا سے روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے کے قریب ہم لوگ Lausanne پہونچ گئے۔ یہاں جھیل کے کنارے ایک ہوٹل میں حضور نے اور سب نے چائے پی۔ اور موٹر میں پٹرول ڈلوا لیا۔ پھر آگے روانہ ہوئے۔ ہمارا واپسی کا راستہ آمد کے راستہ سے مختلف تھا Lausanne شہر بہت خوبصورت شہر ہے۔ اور پرانا شہر ہے یہاں سے ہم زیورک کی طرف روانہ ہوئے۔ پونے دو بجے کے قریب ہم لوگ شہر مرتن Merten پہونچے۔ یہاں بھی ایک جھیل ہے جس کا نام Martensee ہے۔ اس کے کنارے ایک ہوٹل میں ہم نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ ہوٹل بہت خوبصورت جگہ واقعہ ہے۔ اس کا نام D. Bata Sche ہے۔ کھانے کے بعد ہم آگے روانہ ہوئے۔ اور ساڑھے چار بجے کے قریب شہر برن Bern پہونچے جو سوئٹزرلینڈ کا دارالحکومت ہے۔ یہاں شہر سے باہر ایک پارک میں حضور نے احباب سمیت نماز ظہر و عصر ادا فرمائی۔ اور پھر ہم آگے روانہ ہوئے چھ بجے کے قریب ایک قصبہ کافی روم میں حضور نے اور ساتھیوں نے چائے پی۔ اور پھر آگے روانہ ہوئے۔ اور ساڑھے سات بجے کے قریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم لوگ بخیریت زیورک پہونچ گئے۔ راستہ میں حضور کی طبیعت بہت اچھی رہی۔ مگر سفر کی تھکان گھر آ کر حضور نے محسوس فرمائی۔

دو تاریخ حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ اور حضور نے گھر پر ہی قیام فرمایا۔

تین تاریخ حضور نے نماز جمعہ احباب کے ساتھ ادا فرمائی۔ اور خطبہ گذشتہ خطبہ کے مضمون کے تسلسل میں ارشاد فرمایا۔ حضور نے پندرہ بیس منٹ تک خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبات کو ریکارڈ کرنے کے لئے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے Tape Recorder کا انتظام کیا ہوا ہے۔ بعد دوپہر حضور مع مستورات سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

چار جون صبح بارہ بجے حضور ڈاکٹر پروفیسر روسٹر Rossier کو دکھانے تشریف لے گئے۔ جنہوں نے اچھی طرح معائنہ کر کے کہا۔ کہ گذشتہ تین ہفتوں میں حضور کی طبیعت میں واللہ تعالیٰ کے فضل سے، نمایاں فرق پڑا ہے۔ انہوں نے مزید علاج اور احتیاط کی تاکید کی۔ اور کہا کہ اب آپ کی صحت آپ کے اپنے اختیار میں ہے۔ آپ نے اپنی تمام عمر بے حد کام کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ اب آپ کو اپنے جسم کا بھی کچھ حق ادا کرنا چاہیئے۔ اور سر دست تو مکمل آرام کرنا چاہیئے۔ اور بعد میں بھی کام ہلکا کرنا چاہیئے۔ حضور نے نماز ظہر و عصر باجماعت ادا فرمائی۔ اور کچھ دیر احباب میں تشریف فرما رہے۔ چار بجے [illegible] ہوٹل کے مالکان میں سے ایک مسٹر عبد الغفور حضور کو ملنے آئے۔ یہ کافی عرصہ سے یورپ میں بغرض علاج آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے حضور کے ساتھ چائے پی۔ پانچ بجے حضور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ مکرم باجوہ صاحب اور خاکسار حضور کے ہمراہ تھے۔ وہاں سے پونے چھ بجے حضور واپس تشریف لائے۔ رات ساڑھے نو بجے حضرت ام ناصر احمد۔ ام وسیم احمد۔ مرزا مبارک احمد صاحب۔ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کیپٹن چیمہ صاحب بذریعہ گاڑی لنڈن تشریف لے گئے۔

پانچ جون آج حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ چار بجے حضور نے مقامی مسلم احباب کو ہوٹل Belvedere Park میں چائے پر بلایا ہوا تھا۔ چنانچہ دوست پہلے ہمارا مکان پر اکٹھے ہوئے۔ پھر حضور کے ہمراہ ہوٹل گئے۔ ہوٹل میں چائے سے فارغ ہو کر حضور نے ایک مختصر سی تقریر انگریزی زبان میں کی۔ جس میں فرمایا۔ کہ برادران میں آج سے تیس سال پہلے آپ کے ملک میں سے گذرا تھا۔ اور اس کی قدرتی خوبصورتی کو پسند کیا تھا۔ اور آج میں اس ملک میں اپنے روحانی بیٹوں میں ہوں اور میرے لئے روحانی بیٹے بہت زیادہ عزیز ہیں۔ بہ نسبت اس کے کہ ایک باپ کو جسمانی بیٹے عزیز ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنا قرب عطا فرمائے۔ اور دین کے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے وغیرہ وغیرہ۔ حضور نے قریباً پانچ سات منٹ یہ تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ جرمن زبان میں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے کیا۔ یہاں کے نو مسلم بھائی مسٹر مبارک زمانی اور بشیر بیلار بہت مخلص معلوم ہوتے ہیں۔ یہ دونوں اپنی گفتگو میں حضور سے بہت اخلاص کا اظہار فرماتے رہے۔ مبارک زمانی نے تو کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ حضور ہمارے درمیان تشریف رکھتے ہیں۔ اور کہا کہ حضور کے پاس بیٹھ کر ایک عجیب روحانی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ ان نو مسلم بھائیوں کو اور بھی نور ایمان بخشے۔ آمین۔ چائے سے فارغ ہو کر تمام حاضرین کی حضور کے ہمراہ تصویر کھینچی گئی۔ پھر حضور واپس مکان پر تشریف لے آئے۔

جیسا کہ رپورٹ میں ذکر آ چکا ہے۔ دمشق سے ہمارا قافلہ حضور کے علاوہ سیدہ ام متین سیدہ مہر آپا، عزیزہ امتہ الجمیل۔ عزیزہ امتہ المتین، خاکسار اور مکرم باجوہ صاحب پر مشتمل تھا۔ اور روم تک مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ زیورک پہنچ کر یہاں کام کی زیادتی کے پیش نظر حضور نے جرمنی سے مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کو بھی بلا لیا۔ اور لنڈن سے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب۔ اشرف صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری کو بلا لیا۔ نیز لنڈن سے علاج کے لئے سیدہ ام ناصر احمد اور ام وسیم احمد کو بلوا لیا گیا۔ جن کے ساتھ مکرم مرزا مبارک احمد، چوہدری عبد الرحمٰن صاحب اور کیپٹن چیمہ صاحب بھی آئے تھے۔ موخر الذکر پارٹی تو ۴ر جون کو واپس لنڈن چلی گئی اور اب مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب چوہدری عبد اللطیف صاحب اور اشرف صاحب ہماری پہلی پارٹی کے علاوہ یہاں حضور کی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ حضور کے سفر کے لئے دو کاریں ایک Volkswagen اور دوسری [illegible] واگن ماٹیکر و بس یورپ میں خریدی گئی تھیں۔ جن کے لئے ایک تو مقامی ڈرائیور مسٹر کاب ہیں۔ اور دوسری کے لئے ہالینڈ سے ایک احمدی نو مسلم مسٹر خالد ننک بلوائے گئے ہیں۔ مسٹر خالد بہت مخلص نوجوان ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر دل خوش ہوتا ہے۔ ان کا اخلاص بالکل اسی طرح معلوم ہوتا ہے جس طرح ہمارے ملک کے مخلص نوجوانوں کا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور بھی مخلص بنائے۔ اور اپنے ملک میں اسلام کا مبلغ بنائے۔ آمین۔

یہ رپورٹ پانچ جون تک کی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ کوشش کروں گا۔ کہ ہفتہ وار حالات احباب کی خدمت میں پیش کرتا رہوں وما توفیقی الا باللہ۔ احباب جماعت سے اپنے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

والسلام خاکسار مرزا منور احمد از زیورچ

خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ نمبر ۳

کہ بڑے اچھے ہیں۔ تو فرماتا ہے کہ الحمد حاصل ہوتی ہے۔ مالک یوم الدین ہے جو مالک یوم الدین نہیں اسے الحمد نہیں ملتی۔ جو رب العالمین نہیں اسے الحمد نہیں ملتی۔ جو رحمٰن نہیں اسے الحمد نہیں ملتی۔ جو رحیم نہیں اسے الحمد نہیں ملتی۔ الحمد تبھی ملتی ہے جبکہ وہ

ربّ العالمین کی صفت

کا مظہر ہو۔ رحمانیت کا مظہر ہو۔ رحیمیت کا مظہر ہو۔ اور مالک یوم الدین کا مظہر ہو۔ پھر آگے کچھ اور مضمون ہیں۔ خود اس کے اطور بھی اور پہلو ہیں۔ مگر آج جانے کی وجہ سے طبیعت میں کمزوری اور پریشانی ہے۔ پس اگر زیادہ کلام کی طرف متوجہ رہوں۔ تو طبیعت پریشان ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کو چھوڑتا ہوں۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ر جولائی۔ محترم حکیم فضل حق صاحب بٹالوی جو ہجرت کر کے یہاں قیام پذیر تھے، فالج کے باعث میو ہسپتال میں داخل کئے گئے تھے۔ ۳ر جولائی کو وفات پا گئے۔ آپ کو ربوہ میں مقبرہ موصیاں میں دفن کیا گیا۔ احباب اس بزرگ صحابی کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ ادارہ بدر آپ کے اقارب کے اس غم میں شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ مورخہ ۸ر ۷ کو صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز جمعہ مرحوم کا جنازہ غائب ادا کیا۔

گورداسپور ۶ر جولائی۔ خاکسار (ایڈیٹر بدر) نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے بلائی گئی پریس کانفرنس میں شمولیت کی۔

قادیان ۱۲ر جولائی۔ محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کو بفضلہ تعالیٰ اب آرام ہے حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی طبیعت مضمحل ہے۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہلبیت بخیریت ہیں۔

زائرین مندرجہ ذیل احباب زیارت مقامات مقدسہ کے لئے تشریف لائے ہیں

(۱) یکم جولائی۔ لائلپور سے محمد صدیق صاحب احمد نگر سے صلاح الدین صاحب بنگالی (۲) ۲ر جولائی لاہور سے بشیر احمد صاحب (۳) ۳ر جولائی لاہور سے محمد شریف صاحب مع اہل و عیال (۴) ۴ر جولائی۔ لاہور سے غلام الرحمٰن صاحب مع اہلیہ محترمہ (۵) ۶ر جولائی بنگلور سے حمید احمد صاحب لیسر بھائی شیر محمد صاحب

(باقی صفحہ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

ہندوستان بھر میں تبلیغ احمدیت!

مبلغین کا ایک ہزار سات سو چھتر میل کا سفر بذریعہ ریل بس و پیدل دو ہزار دو سو ایک ٹریکٹ اور کتب کی تقسیم تبلیغی دورے۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں سلسلہ درس و تدریس بسنائیں بیعتیں

(ماہانہ رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ بابت ماہ مئی ۱۹۵۵ء)

الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ کہ نظارت ہذا ہندوستان بھر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی اشاعت اخبار بدر میں پہلی مرتبہ کرنے کی توفیق پا رہی ہے یوں تو یہ تبلیغی مساعی شروع ہی سے جاری تھیں۔ مگر اب تک بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر ان کی اشاعت نہ ہو سکی۔ اور چونکہ تبلیغی مساعی کی اشاعت نہ ہونا تبلیغ کی ترقی میں ایک روک ثابت ہو سکتا تھا اور ہمارے مبلغین کرام کی تبلیغی جد و جہد کی حوصلہ شکنی کا باعث ہو سکتا تھا۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کمی عملہ کے باوجود آئندہ ہر ماہ مبلغین کی تبلیغی رپورٹوں کا خلاصہ اخبار بدر میں دیا جاتا رہے۔ تا مبلغین کا حوصلہ بڑھے اور افراد جماعت کو علم ہو سکے کہ وہ اپنے گاڑھے پسینے کی جو کمائی اشاعت اسلام کی غرض سے مرکز میں بھجوا رہے ہیں۔ وہ خدا کے فضل سے کام آ رہی ہے اور ان کے لئے ایک جاریہ نیکی بن رہی ہے۔ اور ان کا ایک ایک پیسہ سعید روحوں اور متلاشیان حق کو احمدیت کی آغوش میں لا رہا ہے۔

ہمارے مبلغین کرام کا مرکز پر یہ حق ہے کہ ان کی تبلیغی کوششوں کا ذکر خیر کیا جائے اور عوام کو ان کوششوں سے روشناس کرایا جائے۔ اور جماعت کے دوستوں کا یہ جائز حق ہے کہ وہ مرکز میں بھجوائے جانے والے ایک ایک پیسہ کا جائزہ لیں۔ کہ آیا وہ درست طور پر اسی مصرف میں آ رہا ہے۔ جس کے لئے وہ مرکز میں بھجواتے ہیں۔ اور ہمارا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی تو آئندہ بھی اسی طرح ہم ان مساعی کا ذکر خیر بدر میں کرتے رہیں گے۔ مبلغین کا فرض ہے کہ وہ اس بارہ میں نظارت کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے جاری کردہ ہدایات کی پابندی کے ساتھ اپنی رپورٹیں، جو ٹھوس تبلیغی جد و جہد پر مشتمل ہوں مرکز میں بھجواتے رہیں۔ اور احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ مبلغین کے ساتھ تعاون کریں اور عملی طور پر تبلیغ کے بارہ میں ان کی جو مدد وہ کر سکتے ہوں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق عطا فرمائے۔

(۱) صوبہ بمبئی۔ اس علاقہ میں ہمارے تین مبلغین مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل بمبئی میں۔ مولوی مبارک علی صاحب فاضل فی التفسیر ہبلی میں اور مولوی فیض احمد صاحب نندگڑھ ضلع بلگام میں کام کر رہے ہیں۔ اس صوبہ کی تبلیغ کے انچارج مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں سیلونی طلباء کا ایک خیر سگالی وفد وارد بمبئی ہوا۔ ہمارے بمبئی مشن نے اس کے اعزاز میں دعوت دی اور ایڈریس پیش کرنے کے علاوہ جماعت کا لٹریچر بھی پیش کیا۔ جس کا اس وفد پر بہت اثر ہوا۔ اور بمبئی سے واپس جا کر اس وفد کے صدر اور ممبران نے ہمارے انچارج مشنری بمبئی کو کئی خطوط شکریہ کے تحریر کئے جو قبل ازیں بدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مسٹر N. C. PUPALA میئر آف بمبئی کی خدمت میں ہمارے مشن کی طرف سے لٹریچر پیش کیا گیا۔ بمبئی میں جماعت احمدیہ کی ملکیت ایک بلڈنگ ہے جس کا نام "الحق" بلڈنگ ہے۔ اس میں نماز باجماعت کے انتظام کے علاوہ درس قرآن کریم و حدیث کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

ہبلی میں مولوی مبارک علی صاحب مبلغ کام کر رہے ہیں۔ عید کے موقعہ پر انہوں نے ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے اور عرصہ زیر رپورٹ میں پچاس افراد کو تبلیغ کی۔ دار التبلیغ ہبلی میں درس قرآن کریم اور باجماعت نمازوں کا انتظام ہے۔ نندگڑھ ضلع بلگام میں مولوی فیض احمد صاحب نے ستائیس افراد کو تبلیغ کی۔ اور بلگام کے مسلمانوں کی ایک میٹنگ میں شرکت کی۔ ان کی تبلیغ سے ایک دوست بیعت کے لئے آمادہ ہیں۔ مگر مولوی صاحب نے انہیں مزید سوچنے اور غور کرنے کے لئے کہا ہے۔ مولوی صاحب نے کراب گنا۔ بلگام اور ہیلسٹارلی کا دورہ کیا۔ اور ۲۴۶ میل سفر کیا۔

(۲) حیدرآباد دکن۔ یہاں ہمارا دار التبلیغ قائم ہے جس کے انچارج حکیم محمد الدین صاحب مبلغ ہیں۔ حیدرآباد دکن میں ہمارے ایک اور مبلغ مولوی فضل الدین صاحب ہیں جو زیادہ تر تعلیم و تربیت کا کام کرتے ہیں۔ اور دو درجن کے قریب بچے ان سے قرآن کریم اور دینی علوم پڑھتے ہیں۔ حکیم محمد الدین صاحب نے اس ماہ چار خطبات دیئے۔ اور خدام الاحمدیہ اور ایک جنرل میٹنگ میں تقریریں کیں۔ سورہ یونس تا سورہ نمل کا درس دیا۔ یعنی قریباً ایک گھنٹہ روزانہ درس دیا جاتا رہا۔ اس میں رمضان المبارک کی وجہ سے تبلیغی مساعی کا حلقہ مقامی ہی رہا۔ البتہ بعض زیر تبلیغ افراد سے خطوط کے ذریعہ ماہ جون میں ملاقاتوں کا انتظام کیا گیا۔ یہاں جماعت کی ایک عالیشان بلڈنگ "احمدیہ جوبلی ہال" ہے۔ جہاں ہمارا دار التبلیغ قائم ہے اور نماز باجماعت اور درس و تدریس کا باقاعدہ انتظام ہے۔ ریاست حیدرآباد کی تبلیغ کے انچارج بھی حکیم محمد الدین صاحب ہیں۔

چنت کنٹہ۔ ضلع محبوب نگر میں ہمارا مبلغ مقرر ہے۔ مگر عرصہ زیر رپورٹ میں وہ رخصت پر دار الامان آئے ہوئے تھے اور دو ہفتے قبل وہ اپنے ہیڈ کوارٹر واپس گئے ہیں۔

نیما پورہ۔ یہاں مولوی سراج الحق صاحب مبلغ کام کر رہے ہیں۔ یہ مئی کا نصف اول رخصت پر رہے اور صرف پندرہ دن کام کیا۔ انہوں نے زبانی اور بذریعہ لٹریچر دو درجن سے زیادہ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور مختلف قسم کا لٹریچر تقسیم کیا۔ قرآن کریم۔ حدیث شریف اور کشتی نوح کا درس دیا۔ ان کے ذریعہ شوراپور علاقہ بمبئی کے دو دوستوں نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور مبلغ کو اجر عظیم بخشے۔

سکندرآباد۔ یہاں گو ہمارا کوئی باقاعدہ مشن نہیں۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے مکرم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب اور ان کے خاندان کی مساعی ہمارے کسی بھی تبلیغی مشن کی مساعی سے بڑھ کر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے سیٹھ صاحب مکرم اور ان کے صاحبزادگان کو تبلیغی امور میں ایسا انہماک بخشا ہے جو قابل رشک اور قابل تقلید ہے۔ مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم۔ اے نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس ماہ میں انہوں نے ۲۸۰/ روپیہ کا لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ اور "پیارے خدا کی باتیں" کا دوسرا ایڈیشن دو ہزار کی تعداد میں طبع کروایا۔ اور مکرم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی سوانح حیات بزبان انگریزی ایک ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی۔ سیٹھ صاحب موصوف جو سلسلہ کے لئے ایک درد رکھتے ہیں۔ اور مالی قربانی میں عدیم المثال ہیں آجکل کچھ مالی پریشانیوں میں ہیں۔ احباب کرام سے ان کی درازی عمر اور مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

علاقہ دکن میں ہمارا ایک اور مشن بنام "تبلیغی مشن جنوبی ہند" کام کر رہا ہے۔ جس کا دائرہ عمل مالابار۔ مدراس اور حیدرآباد پر مشتمل ہے اس کے صدر مکرم جناب سید بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ حیدرآباد دکن ہیں۔ جو آجکل تبلیغی دورے پر نکلے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے رپورٹ آنے پر علیحدہ بدر میں شائع کرائی جائے گی۔ یہ مشن علاقہ حیدرآباد کے بعض مخیر احباب کے تعاون مالی سے کام کر رہا ہے۔ اور ہزارہا روپیہ سالانہ کا لٹریچر وغیرہ شائع کرتا ہے۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر دکن اس مشن کے ممبر ہیں جو تبلیغی کاموں میں بہت شغف رکھتے ہیں اور اپنے اکثر اوقات سلسلہ کے لئے انہوں نے وقف کر رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مشن کے تمام ممبران کو جزائے خیر بخشے۔ دیگر احباب جو اس سلسلہ میں قابل ذکر ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مکرم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب۔ مکرم سیٹھ یوسف الہ دین صاحب۔ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنت کنٹہ اور مکرم سیٹھ عبد الحی صاحب یادگیر۔

(۳) مالابار۔ مولوی بی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل کنانور میں مقیم ہیں جو علاقہ مالابار کی تبلیغ کے انچارج ہیں۔ ان کی تبلیغی رپورٹ بدر کے کسی گذشتہ شمارہ میں شائع کرائی جا چکی ہے۔ مولوی صاحب موصوف جوان ہمت بوڑھے ہیں۔ گو یہ اب ملازمت سے پنشن پا چکے ہیں۔ مگر مرکز کے مطالبہ پر انہوں نے اپنی پیرانہ سالی اور کمزوری صحت کے باوجود اپنی خدمات دوبارہ پیش کر دی ہیں۔ اور حق یہ ہے کہ ہمارا یہ کہنہ سال مبلغ نوجوان مبلغین کے لئے ایک نمونہ ہے۔ اور دن رات تبلیغی کام میں مصروف ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

کالیکٹ۔ اس مشن کے انچارج مولوی محمد ابو الوفا صاحب ہیں عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے کالیکٹ میں تقریروں کا ایک طویل سلسلہ جاری رکھا (جس میں مولوی عبد اللہ صاحب فاضل اور مولوی احمد رشید صاحب مبلغ بھی شریک رہے) انہوں نے تین تقاریر بعنوانات (۱) عقائد احمدیت اور وفات مسیح (۲) نزول ابن مریم (۳) اجرائے نبوت کیں جو اوسطاً ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ (باقی صفحہ پر)

فیصلہ راولپنڈی بقیہ صفحہ ۱

عوام کے اعتماد کو نقصان پہنچایا۔ اس شورش کا یہ مقصد بالکل واضح ہے۔ کہ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر فرقہ وارانہ اختلاف کی آگ کو بھڑکایا جائے۔ اور مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کر دیا جائے۔" (رپورٹ صفحہ ۱۵)

فاضل ججوں کی رائے

احراری تحریک کی اصل غرض دینی نہ تھی۔ بلکہ سیاسی تھی۔ چنانچہ فاضل جج لکھتے ہیں:-

"یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اب احراریوں نے احمدیوں کے خلاف نزاع کو اپنے اسلحہ خانے سے ایک سیاسی حربے کے طور پر باہر نکالا"۔ (رپورٹ صفحہ ۲۷۵)

ہم فی الحال اس پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور خلاصۃً گذارش کرتے ہیں۔ کہ انصاف پسند طبقہ ان حقائق پر غور کرے کہ

(۱) کیا پاکستان ایسی تفریق پر بنا تھا جس کا جج صاحب نے فیصلہ میں اظہار کیا ہے

(۲) کیا جج مذکور اسلامیات سے واقفیت رکھتے ہیں کہ وہ ایسا فیصلہ کرنے کے مجاز ہوں (۳) کیا آئین پاکستان ایسا فیصلہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ (۴) جب اعلیٰ پایہ کی تحقیقاتی عدالت نے کفر و اسلام کے متعلق وضاحت کر دی۔ کہ ہر فرقہ کے نزدیک دوسرے کافر ہیں اور تحقیقاتی عدالت نے کسی فرقہ کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کے متعلق رائے دینے سے احتراز کیا تو کیا اس صورت میں جج مذکور کوئی رائے دے سکتا تھا (۵) کیا جج مذکور اور اس کے ہمنواؤں کے نزدیک یہ مناسب ہے کہ پاکستان کا ہر جج اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق کسی کے مسلمان یا نا مسلمان ہونے کا فیصلہ کر دیا کرے اور اس طرح ملک میں افراتفری اور طوفان بے تمیزی پیدا کرنے کا موجب بنے (۶) کیا پاکستان کی بنیاد اس امر پر ہے کہ باوجود اختلافات کے مسلمان مشترک مقاصد پر اتفاق و اتحاد پیدا کریں۔ یا یہ کہ افتراق و انشقاق کو ہوا دینے کا شیوہ اختیار کریں (۷) کیا جماعت احمدیہ کے سوا باقی تمام فرقے ایک دوسرے کے نزدیک حقیقی مسلمان ہیں۔ یا اگر وہ ایک دوسرے کے نزدیک حقیقی مسلمان نہیں جب کہ تحقیقاتی عدالت۔ ڈاکٹر اقبال۔ مولانا حالی وغیرہ اور عطاء اللہ بخاری۔ مولانا مودودی کی تحریرات سے ظاہر ہے تو کیا یہ بہتر ہوگا کہ پاکستان کی عدالتیں یکے بعد دیگرے تمام فرقوں بلکہ تمام مسلمانوں کو "نا مسلمان" قرار دے دیں۔ اور پھر یہ طے کر لیا جائے کہ مملکت پاکستان کی اکثریت "نا مسلمانوں" پر مشتمل ہے۔

اگلی قسط میں ہم مسلمانوں کی آرا مندرجہ ذیل امور کے متعلق درج کریں گے۔

(۱) جماعت احمدیہ حقیقی مسلمان ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ قرآن مجید و آنحضرت صلعم پر کامل ایمان رکھتی ہے۔

(۳) جماعت احمدیہ ختم نبوت پر صدق دل سے یقین رکھتی ہے۔ اور اس کی وہی تشریح سمجھتی ہے جو دیگر بزرگانِ امت بیان فرما گئے ہیں۔

(۴) جماعت احمدیہ ہی اس زمانہ میں اسلام کے حقیقی علمبردار ہیں اور مسلمانانِ دور اول کا نقش ثانی ہیں۔

اخبار عالم احمدیت

یورپ کے مبلغین کی سالانہ کانفرنس

۲۲ تا ۲۴ جولائی بمقام لنڈن منعقد ہوگی

حضرت امام جماعت احمدیہ صدارت فرمائیں گے

زیورچ سے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے یورپین مشنز کی پانچویں سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۲ تا ۲۴ جولائی کو لنڈن میں منعقد ہوگی۔ امید ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ بنفس نفیس اس کانفرنس کی صدارت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس کانفرنس میں سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سپین۔ اٹلی۔ برطانیہ۔ شمالی امریکہ۔ ٹرینیڈاڈ اور نائیجیریا کے احمدی مبلغین شامل ہوں گے۔ اور یورپ میں اسلام کی تبلیغ کو وسعت اور ترقی دینے کے ذرائع پر غور کیا جائے گا۔

ہائی کورٹ نے جماعت احمدیہ کے خلاف ریمارکس حذف کر دیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر گذشتہ سال جو قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا اس کے سلسلہ میں چوہدری عبد الحق صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے بمقدمہ سرکار بنام عبد الحمید زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات پاکستان اپنے فیصلہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف بھی ریمارکس دیئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کی درخواست پر ہائی کورٹ نے یہ ریمارکس حذف کئے جانے کا حکم صادر کر دیا ہے۔ اب یہ ریمارکس فیصلہ کا جزو نہیں ہے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ کے اعلان کے مطابق ۳۰ جون کو پاکستان بھر میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کئے گئے۔ اور یہ طریق عرصہ تیس سال سے متواتر جاری ہے کہ سال میں کم سے کم ایک دن حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ چنانچہ ۳۰ جون کو ربوہ۔ ڈھاکہ۔ لاہور۔ پشاور۔ سرگودھا۔ لائلپور۔ چنیوٹ۔ قصور۔ ڈگری گھمن (سیالکوٹ) لیہ۔ کراچی۔ سیالکوٹ۔ کنری۔ نصرت آباد سٹیٹ۔ جھنگ مگھیانہ۔ چوہڑکانہ وغیرہ مقامات سے ایسے جلسوں کے انعقاد کی خبریں آچکی ہیں۔ چنانچہ ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) میں اس جلسہ کی صدارت صوبائی وزیر صنعت سید عزیز الحق صاحب نے کی اور مقامی رام کرشنا مشن کے سیکرٹری سوامی سیتا کی ننداجی۔ اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف حصوں پر دلچسپ انداز میں روشنی ڈالی۔ اور ڈھاکہ کے ایک معزز غیر احمدی دوست نے بنگلہ میں سیرۃ النبی کے موضوع پر تقریر کی۔ علاوہ ازیں جماعت کے مبلغین اور معززین نے بھی اس بابرکت تقریب میں تقریر کر کے حصہ لیا۔

امریکہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت

عیسائی حلقوں میں تشویش کا اظہار

ربوہ۔ ۳۰ جون۔ مقامی طور پر ایک دعوت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے امریکہ کے سابق مبلغ مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم نے بتایا کہ امریکہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں وہاں کے عیسائی حلقے اب برملا اس خدشہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ اگر جلد اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو کو نہ روکا گیا۔ تو وہ امریکہ میں چھا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں ایک پادری نے کہا کہ اگر جلد روک تھام نہ کی گئی۔ تو امریکہ کی سیاہ فام نسلیں بڑی سرعت کے ساتھ اسلام کی آغوش میں چلی جائیں گی۔ کیونکہ ان میں یہ ٭ احساس ترقی کر رہا ہے۔ کہ اسلام ہی ان کے حقوق کی حفاظت کر سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر مبلغین اسلام کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن ابھی وہاں تبلیغ اسلام کا ایک وسیع میدان موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام سے محبت رکھنے والے نوجوان آگے آئیں اور اسلام کا پرچم بلند کرنے کے لئے امریکہ پہنچ کر وہاں کے مختلف باشندوں کو اسلام سے روشناس کرائیں۔

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ ۲

تاجر) لاہور سے خواجہ عبد الکریم صاحب خالد (سابق درویش) (۶) ۷ جولائی لاہور سے مرزا لطف الرحمن صاحب (پسر مرزا منور احمد صاحب) معہ محترمہ امۃ الرحمن ریحانہ اہلیہ مرزا منور احمد صاحب) (۷) چوہدری میاں مبارک احمد صاحب پسر چوہدری محمد بوٹا صاحب دکاندار۔

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے

(۱) ۴ جولائی۔ نذیر احمد صاحب حیدر آبادی۔ بشیر احمد صاحب و میاں الہ بخش صاحب (۲) ۵ جولائی۔ محمد شریف صاحب مع اہل و عیال۔

جناب ڈی سی صاحب گورداسپور کی پریس کانفرنس

گورداسپور ۶ر جولائی۔ جناب مکرم سنگھ صاحب ڈی۔ سی گورداسپور نے پریس کانفرنس میں جس میں خاکسار (ایڈیٹر بدر) بھی مدعو تھا بیان کیا کہ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب کے مقدمہ کی سماعت گورداسپور میں ہوگی۔ اور یہ کہ ضلع ہذا پر موجودہ اکالی تحریک کا کوئی اثر نہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مکانات کی تعمیر کے لئے قرضہ جات دینے کے لئے قریباً دس لاکھ روپیہ جو اس ضلع کو ملا ہوا ہے اسمیں تریباً سوا لاکھ قرض دیا جا چکا ہے۔ گورداسپور کا ہندوان سڑک پر رضاکارانہ طور پر قریباً پانچ ہزار روپیہ کا اور دوراننگلہ سڑک پر ۲۳ صد روپیہ کا کام ہوا ہے۔

شکریہ احباب

خاکسار ان تمام بھائیوں اور بزرگان سلسلہ نیز درویشان قادیان کا انتہائی مشکور و ممنون ہے۔ جنہوں نے خاکسار کے حادثہ کار سے زخمی ہونے پر عاجز کی صحت یابی کے لئے اللہ تعالے کے حضور دعا فرمائی ہے۔ اور اس کے علاوہ اس عاجز کے ساتھ تحریری رنگ میں علیحدہ بھی جذبہ ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ علاوہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بعض بزرگان سلسلہ نے علاج معالجہ کے لئے میری مالی مدد بھی فرمائی ہے۔ اللہ تعالے ان تمام بھائیوں کو جزا خیر عطا فرما دے اللہ تعالے کے خاص فضل و کرم سے کمترین اب بکلی صحت یاب ہو کر حسب توفیق خدمت سلسلہ بجا لا رہا ہے۔ لہذا تمام بزرگان و برادران کرام سے میری التجا ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالے مجھے اس نئی زندگی سے حقیقی فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور میرا انجام بخیر ہو۔

خاکسار طالب دعا

مبارک علی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہبلی۔ صوبہ بمبئی

حقائق و معارف قرآنیہ کے ۲ دو سٹ مفت

مکرم حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب نے حقائق و معارف قرآنیہ کے دو سٹ بطور وقف مفت دینے کے لئے منظور کئے ہیں۔ یہ سٹ ان دو لائبریریوں کو صرف محصول ڈاک ادا کرنے پر بھجوائے جائیں گے جو حضرت خان صاحب کے لئے اور ان کی اہلیہ مرحومہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔ خان صاحب موصوف نے اپنا سب کچھ سلسلہ کے لئے دے دیا ہے۔ اور سالہا سال تک ایک آنریری خدمت کر کے ایک

نظیر قائم کر دی ہے

ان لوگوں کے لئے جو پنشن لے کر خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں یاد رہے کہ خدام الاحمدیہ کی لائبریریوں کے لئے ترجیح ہوگی۔

خاکسار عرفانی (الہ دین بلڈنگ۔ سکندر آباد دکن)

ایک احمدی کیا بن چکا ہے!

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ اور میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ پس اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے۔ اور کچھ نہیں"۔ (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے)

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ بمبئی چند روز سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منظوری تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جن عہدہ داران کی منظوری کا اعلان کیا جا رہا ہے ان کی مدت انتخاب ۳۰؍۴؍۵۷ تک ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ نئے عہدیداران اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے جماعت کی ترقی اور استحکام کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے آپ سب کو حقیقی معنوں میں خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ مشروط منظوری سے مراد یہ ہے کہ ان عہدہ داران کو باوجود بقایا دار ہونے کے اس شرط پر لیا گیا ہے۔ تاکہ جلد اپنا بقایا صاف کر دیں گے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

نمبر شمار	نام جماعت	عہدہ	نام و پتہ عہدیداران
۱	دور موٹ (بنگال)	پریذیڈنٹ	مکرم عبدالغنی صاحب سرہبار دورموٹ ضلع بردوان بنگال
	"	سیکرٹری مال و تحریک جدید	مکرم عبدالودود صاحب " " "
	"	سیکرٹری تعلیم و تربیت	مکرم عبداللطیف صاحب " " "
۲	ظہیر آباد ضلع بیدر شریف دکن	پریذیڈنٹ	مکرم محمد معین الدین صاحب ظہیر آباد ضلع ظہیر آباد بیدر شریف دکن (مشروط منظوری)
	"	جنرل سیکرٹری	" شیخ علی صاحب " " (مشروط منظوری)
	"	سیکرٹری مال	" محمد رفیع الدین خان صاحب " (مشروط منظوری)
۳	کشن گڑھ مدن گنج	پریذیڈنٹ	" دلدار علی صاحب کشن گڑھ مدن گنج محلہ چمڑا گھر ضلع اجمیر راجستھان
	"	سیکرٹری تبلیغ	" اللہ نور صاحب " " " (مشروط منظوری)
	"	وائس پریذیڈنٹ	" " " " " (مشروط منظوری)
	"	سیکرٹری تعلیم و تربیت	" " " " " (مشروط منظوری)
۴	پتھاپریمی مالابار	پریذیڈنٹ	" سی کے علوی صاحب C.K. Alavi Sahib Pathaperayam P.O EDAVANNA S Malabar
	"	سیکرٹری مال	ماسٹر سی محمد صاحب Master C. Mohamad Sahib c/o C.K Alavi Sahib PATHAPIRIYAM P.O EDAVANNA (S. Malabar)
۵	انچولی ضلع میرٹھ	سیکرٹری مال	مکرم نور الدین صاحب موضع انچولی ضلع میرٹھ۔ یو۔ پی
۶	پینگاڈی	پریذیڈنٹ	" ایم ابراہیم صاحب پینگاڈی (مالابار)

امتحان کتب سلسلہ اور لجنات اماء اللہ

جیسا کہ قبل ازیں بدر میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ رسالہ "اچھی مائیں" کا امتحان مورخہ ۱۵ر اگست بروز اتوار منعقد ہوگا۔ ابھی تک سیکرٹریان تعلیم و تربیت کی طرف سے امتحان میں شامل ہونے والے افراد کی فہرستیں موصول نہیں ہوئیں سیکرٹریان جلد توجہ کر کے فہرستیں مرتب کر کے بھجوا دیں۔

چونکہ یہ رسالہ زیادہ تر بچوں کی تعلیم و تربیت سے تعلق رکھتا ہے اور ہماری جماعت کی خواتین کے لئے بہت زیادہ مفید ہے۔ اس لئے لجنات اماء اللہ توجہ کریں اور خواندہ عورتوں کو اس امتحان میں شمولیت کی تحریک کریں۔ اگر اس امتحان میں شامل ہونے والے دوستوں اور خواتین کی نئی فہرستیں آگئیں تو اس امتحان کو ماہ ستمبر کے نصف تک ملتوی کیا جا سکے گا۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

دعائے مغفرت۔ مکرم حاجی باز خان صاحب سکنہ نور نگ ضلع گجرات ۲۸ جون کو فوت ہو گئے ہیں احباب مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حاجی محمد الدین تہالوی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۱۴ر جولائی

روزنامہ "تسنیم" لاہور مجریہ ۱۱ر اگست ۱۹۵۴ء میں ایک قابل اعتراض نظم کی اشاعت پر حکومت نے دسمبر ۱۹۵۴ء میں معاصر مذکور سے تین ہزار روپیہ اور اس کے پرنٹر سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی تھی اس کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی گئی۔ سرکار کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرتے ہوئے پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر اے۔ آر چنگیزی نے کہا کہ مبینہ نظم میں شاعر نے مولانا مودودی کی خدمات شمار کرانے کے بعد ان کی قید کو غلط قرار دیا ہے۔ اس طرح عوام میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان کی حکومت ظالموں کے ہاتھ میں ہے۔ نیز اس میں لوگوں کے مذہبی جذبات ابھارنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اس لئے یہ پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے تحت قابل مواخذہ ہے۔

چنانچہ ۸ر جولائی کو لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے جو چیف جج مسٹر جسٹس ایس اے رحمان۔ مسٹر جسٹس ایم۔ اے کیانی اور مسٹر جسٹس بشیر احمد پر مشتمل تھا نے روزنامہ تسنیم کے پرنٹر پبلشر اور پنجاب پریس کے منیجر کی اپیل مسترد کر دی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں تین ہزار اور ایک ہزار کی ضمانت داخل کرانا ہوگی۔

لنڈن ۱۰ر جولائی - وزیر اعظم پنڈت نہرو جو کہ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن کی خاص درخواست پر پرسوں لنڈن پہنچے تھے آج اتوار کی شام کو لنڈن سے بھارت آنے کے لئے قاہرہ روانہ ہونے والے تھے پنڈت نہرو کل اور پرسوں رات برطانوی وزیر اعظم کی سرکاری دیہاتی رہائش گاہ چیکرز میں جو بکنگھم شائر میں واقع ہے بطور مہمان ٹھہرے۔ جہاں دونوں وزیر اعظم میں ۱۷ جولائی کو شروع ہونے والی جنیوا کانفرنس اور روس کے رویہ کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ قاہرہ میں مختصر سے قیام کے دوران پنڈت نہرو وزیر اعظم مصر کرنل ناصر سے ملاقات کریں گے۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل اور پرسوں مسٹر ایڈن سے جو بات چیت کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس بات چیت میں پنڈت نہرو نے یہ یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ روس امن کا خواہشمند ہے اور وہ تمام متنازعہ امور کا پرامن بات چیت سے تصفیہ کرنے کا حامی ہے۔ پنڈت نہرو روسی لیڈروں کے ساتھ بات چیت کر کے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ روس کے موجودہ لیڈر بین الاقوامی امن کی خاطر مارشل سٹالن کی طے شدہ پالیسی سے بھی انحراف کرنے کو تیار ہیں۔

چناب نگر ۸ر جولائی - دریائے راوی اور ستلج کو جو ایک دوسرے سے سو میل کے فاصلہ پر بہتے ہیں۔ ایک دس میل لمبی نہر کے ذریعہ آپس میں ملانے کے سلسلہ میں جو کام شروع تھا۔ وہ اب مکمل ہوگیا ہے۔ اس پراجیکٹ کی تکمیل پر ۲ کروڑ روپیہ کے لگ بھگ خرچ آیا ہے۔ اس مقصد کے لئے مادھو پور ہیڈ ورکس سے ایک نہر نکالی گئی ہے جس کے ذریعہ راوی کا پانی پٹھانکوٹ کے نزدیک بہنے والی موسمی ندی چکی میں ڈالا گیا ہے اس چکی ندی کا پانی پہلے ہی بیاس میں جا پڑتا ہے جو کہ آخر کار ضلع فیروز پور میں داخل ہونے سے پہلے دریائے ستلج میں جا ملتا ہے۔ اس طرح اب راوی کا تمام فالتو پانی ستلج میں آ جانے سے پنجاب کی تمام نہروں کو ضرورت کے مطابق پانی ملتا رہے گا۔

ماسکو ۱۰ر جولائی - روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ روسی لیڈروں کی باہمی کانفرنس میں جرمنی اور تخفیف اسلحہ کے مسائل تبادلہ خیالات کے بڑے موضوع تھے۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف نے ان افواہوں کی پرزور تردید کی کہ وہ ریٹائر ہونے والے ہیں۔ روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر مکویان نے بھی اس لاعلمی ظاہر کی۔

لاہور ۱۰ر جولائی - دریائے چناب میں طغیانی آجانے کی وجہ سے ڈپٹی کمشنر گجرات نے ماتحت افسروں کو ہنگامی حالات کے تحت فوری احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ دریا کے دونوں طرف رہنے والے لوگوں کو اپنے گھربار چھوڑنے کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ماسکو ۱۰ر جولائی روس نے شمالی ویتنام کو ۲۰ ہزار ٹن چاول بطور تحفہ مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن میں سے کچھ چاول اس ماہ کی ۶ تاریخ کو شمالی ویتنام پہنچ بھی گیا ہے۔

مری ۱۰ جولائی - پاکستان کے نئے آئین کا مسودہ ۲۶ر جولائی کو آئین ساز اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس وقت تک قبائلی علاقوں اور ریاستوں کے نمائندے چنے جا چکے ہوں گے۔ موجودہ آثار کے مطابق آئین ساز اسمبلی کا اجلاس ۱۴ر جولائی کو متعدد کمیٹیاں مقرر کرنے کے بعد ملتوی ہو جائے گا۔ اور ۲۲ر جولائی سے پھر سے شروع ہوگا اس دوران میں اسمبلی کی مقرر کردہ کمیٹیاں آئین کے مسودہ پر غور کریں گی مسلم لیگ کی مقرر کردہ تین اشخاص کی کمیٹی اب بھی مختلف گروپوں کے ساتھ بات چیت میں مصروف ہے۔ اس بات چیت کا مقصد آئین کی بڑی بڑی باتوں پر کسی متفقہ سمجھوتہ پر پہنچنا ہے تاکہ آئین کا مسودہ سمجھوتے کے بعد ہی پیش کیا جائے۔ اسمبلی کے اجلاس کے دوبارہ شروع ہونے پر کانفرنس کا ایجنڈا مغربی پاکستان کے ایک یونٹ کے گورنر اور چیف منسٹر کا چناؤ اور دوسری کئی مدوں پر مشتمل ہوگا۔

لنڈن ۱۰ر جولائی - برٹش میڈیکل جنرل نے بھی انسانوں پر ایٹمی اثرات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ لوگوں کے قد چھوٹے اور عمریں تھوڑی ہوں گی میڈیکل جنرل نے یہ رائے ایٹمی اثرات کے نتائج کی پڑتال کے سلسلہ میں امریکی کوششوں پر تبصرہ کرتے وقت ہی ظاہر کی ہے۔

مری ۸ر جولائی - مولانا عبد الستار نیازی اسیر مارشل لاء کو جنہیں کل لاہور میں گرفتار کیا گیا تھا۔ عنقریب ہی عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ گرفتاری بنگال ریگولیشنز ایکٹ کے ماتحت کی گئی۔ انہیں نظر بندی کے لئے منٹگمری لے جایا گیا ہے۔ انہیں ایک قابل اعتراض تقریر کرنے کی بنا پر گرفتار کیا گیا تھا۔

نئی دہلی ۹ر جولائی سعودی عرب کے شاہ سعود نے بھارت آنے کے لئے صدر جمہوریہ ہند کی دعوت قبول کر لی ہے۔ آمد کی تاریخ سے عنقریب مطلع کیا جائے گا۔

قاہرہ ۹ر جولائی۔ بیویاں اپنے شوہر کو نہیں مار سکتیں۔ یہ فیصلہ قاہرہ کی ایک مذہبی عدالت نے ایک شوہر کی اس شکایت پر کیا ہے۔ کہ جب وہ رات کو دیر سے گھر آتا ہے۔ تو اس کی بیوی اس کو زدوکوب کرتی ہے۔ عدالت کے جواب میں اس عورت نے کہا کہ جب شوہر کو یہ حق ہے کہ وہ بیوی کو راہ راست پر لائے تو بیوی کو بھی یہ حق ہونا چاہیئے کہ وہ شوہر کی غلطیوں پر اس کو تنبیہ کرے۔ لیکن جج نے اپیل سے اتفاق نہ کیا۔ اور اپنے شوہر کو زدوکوب کرنے کے جرم میں تین پونڈ جرمانہ کی سزا دے دی۔

تبلیغی رپورٹ بقیہ صفحہ

کی تھیں جلسہ میں ڈیڑھ ہزار کے قریب حاضری رہی۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ تقاریر کا یہ سلسلہ گیارہ روز جاری رہا اور خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ مولوی صاحب نے ۱۲۰ افراد کو زبانی تبلیغ کی۔ اور نو عدد لٹریچر تقسیم کئے۔ اور ۱۲۷ میل تبلیغی سفر کیا۔ دو افراد نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ کالی کٹ کے اس جلسہ کے انتظام میں مقامی جماعت نے پورا پورا تعاون کیا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

کرناگاپلی (ٹراونکور کوچین سٹیٹ)

یہاں مولوی احمد رشید صاحب کام کر رہے ہیں۔ جو باہمت نوجوان ہیں۔ انہوں نے کالیکٹ میں ہزاروں کے مجمع میں آٹھ پبلک لیکچر دیئے اور انفرادی طور پر بیس افراد کو تبلیغ کی۔ سواتین سو میل سفر کیا اور کالیکٹ۔ پینگاڈی۔ کوڈالی اور کنانور وغیرہ کا دورہ کیا۔ اب چونکہ ان کے اپنے علاقہ میں برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے لہٰذا دو ماہ کیلئے انہیں علاقہ میسور میں بھجوایا گیا ہے۔ (باقی)

لکھنؤ ۱۰ر جولائی۔ مرزا پور میں دریائے سون پر سیمنٹ اور کنکریٹ کا پل بنایا جا رہا ہے۔ جو ایشیا میں سیمنٹ اور کنکریٹ کا شاید سب سے بڑا پل ہوگا۔ اس کی لمبائی ۲۳۰۰ فٹ ہوگی اور اس میں ڈیڑھ ڈیڑھ سو فٹ کی محرابیں ہوں گی۔

مسعود احمد